Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۲۶ شہادت ۱۳۵۵ہش ۲۶ اپریل ۱۹۷۶ء	نمبر ۹۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

دو دن کچھ حرارت سی رہی ہے

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

گھبراہٹ اور ضعف بہت ہے۔ ٹانگوں میں درد بھی اسی طرح ہے

احبابِ خاص درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مبارک وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے اکلوتے بھائی مکرم پروفیسر حمید احمد صاحب ایم۔ اے حال مقیم نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر حسن محمد صاحب مرحوم کلو سوہلوی کا پوتا اور مکرم محمود احمد صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیز خادمِ دین اور بلند اقبال بنائے آمین۔

(سعیدہ بیگم دختر ماسٹر حسن محمد صاحب مرحوم)

وفود وقفِ عارضی سے ضروری التماس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ تحریک "وقف عارضی" کے سلسلہ میں جو وفود جماعتوں میں بھجوائے جاتے ہیں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنی خط و کتابت کرتے اور رپورٹ بھجواتے وقت وفد نمبر (جو دفتر سے ارسال کردہ چٹھی پر ہوتا ہے) اس کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

امید ہے جملہ احباب اس کی پابندی فرمائیں گے تاکہ جواب میں دیر نہ ہو۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں کے نتائج میں تاخیر و توقف میں یہ حکمت ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم و ہمت میں پختہ ہو جائے

اعلیٰ مراتب و مدارج کے حصول کے لئے زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے

"کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہو گیا ہے اس کا سرّ کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اوّل تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحتِ الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اسی لئے فرمایا ہے۔ دنیا میں کوئی کامیابی اور راحت ایسی نہیں ہے جس کی ابتداء اور اوّل میں کوئی رنج اور مشکل نہ ہو ہمت کو نہ ہارنے والے مستقل مزاج فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور کچھ اور ناواقف راستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں۔

پس جب خدا پر سچا ایمان ہو کہ وہ میری دعاؤں کو سننے والا ہے تو یہ ایمان مشکلات میں بھی ایک لذیذ ایمان پیدا کرتا ہے اور غم میں ایک اعلیٰ یاقوتی کا کام دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۲، صفحہ ۲۰۳)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ر شہادت ۱۳۵۵ھش
۲۶ر اپریل ۱۹۷۶ء

اشاعتِ حق کے لئے مخالفت کا ہونا ضروری ہوتا ہے

ہم قبل ازیں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ ماموریِن الٰہی کے مخالفین کا ہمیشہ یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور اُن پر ایمان لانے والوں سے بدظن کرنے کے لئے اُن کے خلاف جھوٹ کی ایک زبردست مہم چلاتے ہیں ، وہ طرح طرح کے جھوٹ گھڑ کر انہیں بدنام کرنے اور لوگوں کو اُن کے خلاف بھڑکانے میں اپنا پورا زور صرف کر ڈالتے ہیں اور مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان سے متنفر ہو جائیں، نہ اُن کے پاس جائیں نہ اُن کی باتیں سُنیں اور نہ قبولِ حق کی طرف مائل ہوں۔ اس کے ثبوت میں ہم نے قریشِ مکہ کی افترا پردازیوں کا ذکر کر کے جھوٹ کی اُس زبردست مہم کا بھی ذکر کیا تھا جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جاری کر رکھی تھی اور جس کے ذریعہ وہ حج کے موقع پر دُور دُور سے آنے والے عرب قبائل کو بدظن کیا کرتے تھے۔ تاکہ پورے عرب میں مخالفت کی آگ بھڑک اُٹھے اور مسلمانوں کو کہیں بھی پاؤں جمانے اور اسلام کی اشاعت کرنے کا موقع نہ مل سکے۔

آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قریشِ مکہ کی جاری کی ہوئی جھوٹ کی اس زبردست اور ہمہ گیر مہم کا کیا اثر ہوا؟ اس میں شک نہیں سراسر جھوٹے پراپیگنڈے کے نتیجہ میں ابتداءً تو مسلمانوں کو پیغامِ حق کی اشاعت میں شدید مشکلات پیش آئیں اور ایک دفعہ تو وقتی طور پر اشاعتِ حق کا سلسلہ قریباً ختم ہو کر رہ گیا اور انہیں قریشِ مکہ کے ہاتھوں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جھوٹ کی یہ مہم ہی حق کی اشاعت کا ذریعہ ثابت ہوتی چلی گئی۔ مسلمانوں کے لئے اُس وقت یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اسلام کے پیغام کو عرب کے کونہ کونہ میں پہنچاتے لیکن جھوٹ کی اس ہمہ گیر مہم کے نتیجہ میں بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع عرب کے کونہ کونہ میں جا پہنچی اور بہت سے سعید الفطرت لوگوں کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ سُنی سُنائی باتوں پر یقین کرنے کی بجائے وہ خود مکہ میں جائیں اور اصل حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ عین اُس زمانہ میں جبکہ مکہ میں انتہائی شدید مخالفت کی آگ بھڑکی ہوئی تھی اور طرح طرح کے جھوٹ گھڑ گھڑ کر انہیں دُور دراز علاقوں میں پھیلایا جا رہا تھا تحقیقِ حق کی غرض سے لوگوں نے مکہ میں آنا شروع کر دیا تھا۔ وہ قریشِ مکہ کی باتوں پر یقین کرنے کی بجائے اپنے طور پر حالات معلوم کرنے میں لگے رہتے تھے اور جب کسی نہ کسی مسلمان کے ذریعہ ان کی رسائی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہو جاتی تو وہ حضورؐ کی زیارت سے مشرف ہو کر اور حضورؐ کی زبانِ فیض ترجمان سے کلمۂ حق سُن کر ایمان لے آتے تھے اور پھر اپنے اپنے علاقوں میں واپس جا کر لوگوں کو اصل حقائق سے آگاہ کرتے اور انہیں بھی اسلام کی آغوش میں لانے کا وسیلہ بنتے۔ سو آگے چل کر قریشِ مکہ کی چلائی ہوئی جھوٹ کی مہم خود انہیں اپنے مقصد میں ناکام کرنے اور مسلمانوں کو اشاعتِ حق کے مقصد میں کامیاب کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔ چنانچہ جھوٹ کی اس مہم کے بالآخر مسلمانوں کے حق میں اچھے اور خوشکن اثرات ظاہر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اور بھی کوئی نہیں خود ابوالاعلیٰ مودودی صاحب رقمطراز ہیں:۔

"قریش اپنے نزدیک یہ سمجھتے تھے کہ اس طرح (یعنی نہایت وسیع پیمانہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جھوٹ کی مہم چلا کر) وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو زک دیدیں گے لیکن درحقیقت اس طرح انہوں نے خود ہی عرب کے گوشے گوشے تک آپؐ کا اسمِ گرامی پہنچا دیا۔ آپؐ کی جتنی شہرت مسلمانوں کی کوششوں سے سالہا سال میں بھی نہ ہو سکتی تھی وہ قریش کی اس مہم سے تھوڑی مدت میں ہو گئی۔ عام لوگ چاہے اس سے بدگمان ہی ہو گئے ہوں مگر بہت سے دلوں میں آپ سے آپ یہ سوال پیدا ہو گیا کہ آخر معلوم تو ہو وہ کونسا ایسا آدمی ہے جس کے خلاف یہ طوفان برپا ہو رہا ہے اور بہت سے لوگوں نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ وہ بات سُنی تو جائے جس سے ہم کو اتنا خوف دلایا جا رہا ہے۔ اس طرح مکہ سے باہر عرب کے دوسرے علاقوں میں اسلام کے پہنچنے کا راستہ کھل گیا۔"

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۸)

اس کے ثبوت میں مودودی صاحب نے اُن صحابہؓ کے قبولِ اسلام کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا ہے جو عرب کے دُور دراز علاقوں کے رہنے والے تھے اور مخالفانہ پراپیگنڈہ کے نتیجہ میں خود چل کر مکہ پہنچے اور اصل حقیقت معلوم ہونے پر ایمان لائے۔ ان میں انہوں نے حضرت طفیل بن عمرو دوسی، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عمرو بن عبسہ سُلمی، حضرت ضماد الازدی، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت مُعیقیب بن ابی فاطمہ الدوسی، حضرت جعال بن سراقہ، حضرت عبداللہ اور عبدالرحمٰن کنعانی اور حضرت بریدہ بن الحُصیب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قبولِ اسلام کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے اپنے علاقہ میں واپس جا کر اسّی اسّی خاندانوں کو مسلمان بنایا۔ اس تمام تفصیل کے بعد وہ لکھتے ہیں:۔

"یہ چند مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش نے اگرچہ حضورؐ کے خلاف جھوٹ کی مہم چلا کر پورے عرب کے لوگوں کو آپؐ سے بدظن کر دینے کی کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی لیکن اس ذریعہ سے نہ صرف یہ کہ انہوں نے خود ہی آپؐ کو عرب میں مشہور کر دیا، بلکہ بہت سی سعید روحوں کو آپؐ کی طرف متوجہ بھی کر دیا۔ مختلف علاقوں اور قبیلوں کے لوگ اس مہم (یعنی کفارِ مکہ کی طرف سے جاری کردہ جھوٹ کی مہم۔ ناقل) کی وجہ سے جستجوئے حق میں آپؐ کی طرف راغب ہوئے اور اس طرح مکہ سے باہر دوسرے قبائل میں اسلام پہنچ گیا۔ یہی بات ہے جس کے متعلق سورہ الم نشرح میں فرمایا گیا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ یعنی آپؐ اس جھوٹے پراپیگنڈے سے دل برداشتہ کیوں ہوتے ہیں، ہم نے تو آپؐ کے دشمنوں ہی کے ذریعہ سے آپؐ کا آوازہ بلند کر دیا ہے۔"

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۲)

الغرض ماموریِن الٰہی کی مخالفت کی جاتی ہے اور بڑی شد و مد کے ساتھ کی جاتی ہے اور ان کے خلاف افترا پردازی کی مہم چلائی جاتی ہے اور بڑے زور شور سے چلائی جاتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ماموریِن الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کے لئے مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور ضرور ہوتی ہیں۔ وہ نفرت و حقارت، استہزاء و تضحیک اور نت نئے مظالم کا تختۂ مشق بنتے ہیں اور ایک عرصہ تک بنتے ہی چلے جاتے ہیں لیکن افترا پردازی کی یہ مہم اور انسانیت سوز مظالم کا یہ سلسلہ ساتھ کے ساتھ لوگوں کو تحقیقِ حق کی طرف راغب بھی کر رہا ہوتا ہے، اندر ہی اندر وہ اس بات پر مائل ہو رہے ہوتے ہیں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اتنی شدید مخالفت کے باوجود مدعیٔ ماموریت اور اُس کے ماننے والوں کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آتی اور وہ اپنے عقیدہ میں کیوں راسخ سے راسخ تر ہوتے جا رہے ہیں اور اشاعتِ حق کا عزم کیوں پختہ سے پختہ تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس طرح مخالفت کا شور اور افترا پردازی کی مہم خود لوگوں کو کشاں کشاں حق کی طرف لانے کا موجب بنتی چلی جاتی ہے اور بالآخر حق غالب آئے بغیر نہیں رہتا۔ افترا پردازی کی اس مہم پر وہی مثل صادق آتی ہے کہ ؎

عدو شرے برانگیزد کہ خیرِ ما دراں باشد

جماعتِ احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور دی ہوئی بشارت کے مطابق خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام کے ذریعہ احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے قائم کیا ہے۔ اس کے خلاف بعض عناصر کی طرف سے جھوٹ کی ایک ہمہ گیر مہم کا جاری ہونا اور وسیع پیمانہ پر اُس کی اشاعت ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ مہم ہر چند کہ از حد تکلیف دہ اور افسوسناک ہے اور اس کی وجہ سے مشکلات و مصائب کا پیدا ہونا بھی ایک قدرتی امر ہے تاہم انجام کار اس کے ذریعہ ہی حقیقی اسلام کا ملک ہی نہیں بلکہ دنیا کے کونہ کونہ میں چرچا ہونے اور لوگوں کے اندر ہی اندر تحقیقِ حق کی طرف مائل ہونے کی راہ ہموار ہوگی اور اس طرح رفتہ رفتہ حقیقی اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے بروئے کار آنے میں مزاحم نہیں ہو سکے گی۔ مخالفت کے شور و شر اور مخالفین کی طرف سے چلائی جانے والی افترا پردازیوں کی مہم کو ہی اللہ تعالیٰ اشاعتِ حق کا موجب بناتا چلا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ زکوٰۃ

محترم شیخ مبارک احمد سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

(۵)

زکوٰۃ کی وجہ سے دولتمند طبقہ اپنی دولت کو جامد نہیں رکھتا کہ کہیں زکوٰۃ ہی سارا مال آہستہ آہستہ نہ کھا جائے اسے کاروبار میں لگا کر دوسروں کے لئے جہاں روزی کا سامان پیدا کرتا ہے وہاں اپنے سرمایہ کو بھی اس طرح ترقی دیتا رہتا ہے اور اس کی دولت میں بجائے کمی کے اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن افسوس ہے کہ بعض لوگ اپنے اموال اور دولت سے اس ڈر کے باعث زکوٰۃ نہیں نکالتے کہ ان کا مال ختم ہو جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو زکوٰۃ کا فریضہ رکھا ہی اسلئے تھا کہ لینے والوں کی ہی ترقی نہ ہو۔ بلکہ دینے والوں کی بھی ترقی ہو اور ان کے اموال میں اضافہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ وصدقات دیتے ہیں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں اس سے ان کے مال کم نہیں ہوں گے۔ بلکہ بڑھتے ہی رہیں گے اور اس کا فائدہ خود زکوٰۃ دینے والوں کو ہی پہنچیگا۔ فرمایا:۔

وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ
تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ
(الروم - ۴۰)

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کی خاطر اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں وہ اپنے مالوں کو بڑھانے والے ہوتے ہیں۔

الغرض بنی نوع انسان کی ہمدردی غریب پروری۔ امیر وغریب کے حقوق کی حفاظت معاشرہ سے تنگدستی دور کرنے اور دولتمندی کی قباحتوں سے نجات دلانے اور معاشرتی و اقتصادی ترقی کے قیام کے ساتھ ساتھ اخلاقی و روحانی اقدار کو بلند کرنے میں زکوٰۃ نے جو اہم کردار ادا کیا ہے اسے غیر مسلم محققین نے بھی تسلیم کیا ہے اور زکوٰۃ کے نظام کو سراہتے ہوئے اسے اسلام کی ایک امتیازی خصوصیت بتایا ہے۔

چنانچہ اٹلی کی نیپلز یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر ڈاکٹر وگلیری اپنی کتاب "An Interpretation of Islam" میں اسلام زکوٰۃ کی اس امتیازی خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"سارے مذاہب اس بات کے قائل ہیں کہ اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے خیرات کرنا نہایت ضروری چیز ہے کیونکہ یہ انسانی ہمدردی کا کھلا ثبوت ہے اور خدا کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ لیکن صرف اسلام کی یہ امتیازی شان ہے کہ اس نے صدقات کو لازمی قرار دیا اور جو بات عیسیٰ علیہ السلام نے صرف کہی تھی اسلام نے اسے عملی قانون بنا دیا۔ ہر مسلمان شرعاً اس بات کا پابند ہے کہ اپنے مال کا ایک مقررہ حصہ ادا کرے تاکہ غریبوں محتاجوں، مسافروں اور اجنبیوں کو فائدہ پہنچایا جائے اس فرض کے ادا کرنے سے دل میں خدا ترسی کا احساس ترقی پاتا ہے اور مومن کا دل بخل سے پاک ہو جاتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کا امیدوار ہو جاتا ہے۔

(اسلام پر ایک نظر صفحہ ۲۶)

اسی طرح مشہور جرمن سکالر جوزف ہل (JOSEPH HALL) اپنی کتاب THE ARAB CIVILIZATION میں معاشرتی مساوات میں نظام زکوٰۃ نے جو خصوصی تصور قائم کیا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"نماز کے علاوہ معاشرتی مساوات کا خاص تصور اسلام میں پایا جاتا ہے۔ غرباء کی خبر گیری اور امداد اسلام میں ایک مقدس ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ صرف افراد پر غرباء کی امداد کو نہ چھوڑا گیا کہ جس قدر چاہیں وہ اپنے مال میں سے اس مد میں خرچ کریں بلکہ زکوٰۃ ایک لازمی فریضہ کے طور پر مقرر کی گئی جسے بیت المال میں جمع کرایا جاتا تھا اور وہیں سے اس کی تقسیم ہوتی تھی۔"

الغرض زکوٰۃ روحانی۔ اخلاقی اور اقتصادی فلسفہ پر مشتمل ہے یہ ایک مالی عبادت ہے جو دل کی صفائی اور تزکیہ نفس کا موجب ہے۔ سرمایہ داروں کی نجاستوں اور قباحتوں کو دور کرتی ہے نادار لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی ضامن ہے۔ غریب پروری کا مؤثر انتظام کرتی ہے باہمی اخوت اور ہمدردی پیدا کرنے کا ذریعہ اور معاشرہ کو پُرامن رکھنے کا باعث ہے۔ محروم طبقہ کو ملکیت کے حقوق دلاتی ہے انسانی وقار کی محافظ ہے اور سرمایہ کو گردش میں رکھنے اور کاروبار میں ترقی کا موجب ہے اور بالآخر روحانی سرور پیدا کرتی ہے۔

چنانچہ ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے حضور کی پاک صحبت اور بعد میں آنے والوں نے دو صدیوں تک آپ کی قوت قدسیہ اور صحابہ کرامؓ سے فیض حاصل کرنے کے بعد نہایت تابعداری۔ دلی محبت اور اخلاص کے ساتھ فریضہ زکوٰۃ کو ایک اہم مالی عبادت سمجھا اور اس کی ادائیگی کا بڑی پابندی سے اہتمام رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے کہ غربت و افلاس اس زمانہ میں ناپید ہو گئے۔ اسلامی معاشرہ ترقی میں ایک مثالی صورت اختیار کر گیا زکوٰۃ کے نظام سے فائدہ اٹھا کر لینے والے بھی دینے والے بن گئے اور ڈھونڈنے سے کوئی لینے والا نہیں ملتا تھا یہ وہ پاک نفس اور برگزیدہ لوگ تھے کہ اسلامی احکام کی پابندی اور فرائض و حقوق کی ادائیگی کے نتیجہ میں وہ دنیا کے محسن اور دنیا کے مربی اور خدا کا قرب پانے والے اور اس کے حصول کی راہیں دکھانے والے بن گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم نظام زکوٰۃ کی اہمیت کو سمجھیں اس کے عظیم فلسفہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور پوری عزیمت اور پورے اخلاص سے باقی فرائض کی طرح اس فریضہ کا بھی پورا خیال رکھیں تا ہمارے معاشرہ میں ہر شخص کو اس کا حق جو خدا نے مقرر کیا ہے پورے اعزاز اور وقار سے ملنے لگے ہمارا کوئی محروم نہ رہے، کوئی بے چینی، کوئی نفرت، کوئی بغاوت معاشرہ میں نہ رہے اور ایک برادری کی حیثیت میں اپنے رب کے قدموں میں اکٹھے ہو جائیں اور ہم خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین

اتباعِ نبوی سے روگردانی کرنیوالا جہنمی اور کافر ہے

"ہم تو کہتے ہیں کہ کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ذرہ بھر ادھر اُدھر ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے روگردانی کرنے والا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعوےٰ کرے یا قرآن اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تغیر و تبدل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے۔ ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف ہی کو خاتم الکتب یقین کرے اور اس شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے اس کو ہمیشہ تک رہنے والا مانے اور اس میں ایک ذرہ بھر اور ایک شعشہ بھی نہ بدلے اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرہ اسی راہ میں لگائے۔ عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے۔ تب پکا مسلمان ہوتا ہے۔"

(الحکم ۔ المسیح الموعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ ٹورنٹو کینیڈا کی رپورٹ کارگزاری

یکم اگست تا ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء

مکرم محمد ذکریا صاحب ورک جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ٹورنٹو

ٹورنٹو اور کینیڈا کی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں وہ دن یادگار کی حیثیت رکھتا ہے جب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مشنری انچارج امریکہ و مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مشنری امریکہ کے ہمراہ ٹورنٹو تشریف لائے۔ مکرم میاں صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے جماعت ٹورنٹو کے دوستوں کی ایک کثیر تعداد ایرپورٹ گئی چنانچہ اسی لاؤنج دوستوں کے از حد اشتیاق کے پیش نظر میاں صاحب نے خلیفہ عبدالعزیز صاحب کی قیام گاہ پر دوستوں سے نہایت برادرانہ و بے تکلفانہ گفتگو فرمائی اور ہر شخص کے دل میں پیدا ہونے والے سوالات کا کھلے الفاظ میں جواب دیا۔

محترم وکیل التبشیر صاحب کی آمد کے اگلے روز جماعت احمدیہ ٹورنٹو کا اجلاس CENTRAL Y.M.C.A. میں منعقد ہوا جس میں مانٹریال، آٹاوہ، برانٹ فورڈ اور ہملٹن کی جماعتوں کے دوست بھی آئے۔ حاضری قریب دو صد تھی جس Y.M.C.A. کے وسیع AUDITORIUM میں میاں صاحب نے دوستوں سے خطاب فرمایا جس کے بعد جماعت احمدیہ کینیڈا اور لوکل جماعت کے انتخاب عمل میں لائے گئے اور مندرجہ ذیل اصحاب منتخب ہوئے۔

۱۔ نیشنل امیر — خلیفہ عبدالعزیز صاحب
۲۔ صدر جماعت ٹورنٹو — مبارک احمد خان صاحب
۳۔ جنرل سیکرٹری — محمد ذکریا صاحب ورک
۴۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد — محمد عیسیٰ جان صاحب
۵۔ سیکرٹری تحریک جدید اور وصایا — محمد حسین صاحب چیمہ

انتخاب کے بعد محترم میاں صاحب نے دوستوں کے ساتھ پُرسوز دعا فرمائی جس کے بعد دوستوں کی تواضع چائے اور دیگر مشروبات سے کی گئی اس دوران محترم میاں صاحب دوستوں سے کھل مل کے باتیں کرتے رہے۔

اگست میں ہونے والے انتخاب کے بعد جماعت احمدیہ ٹورنٹو ہر ماہ باقاعدہ اپنا اجلاس کرتی ہے نیز عیدین کا انتظام بھی کیا جاتا ہے ہر ماہ اجلاس B.C.A.C میں ہوتا ہے پرانی روایات کو توڑتے ہوئے کمرہ نمبر ایک اور دو کو ملا اکٹھے دوست بیٹھتے ہیں مستورات کا کمرہ نمبر ۱۲ میں انتظام ہوتا ہے۔

دوست بجائے کتابوں سے مضامین پڑھنے کے اپنے اپنے مضامین لکھ کر لاتے ہیں گویا یہ بھی ربوہ کی "مجلس ارشاد" کی طرز پر ایک مجلس ہوتی ہے ماشاء اللہ مضامین و تقاریر کا معیار نہایت علمی ہوتا ہے گزشتہ مہینوں میں منعقد ہونے والے اجلاسوں کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

اگست کا اجلاس

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ملک مجیب الرحمن نے کی۔ مظہر زبیری صاحب نے کلام محمود سے نظم سنائی جس کے بعد محمد ذکریا ورک نے اخبار THE TIMES سے جماعت احمدیہ کے متعلق شائع ہونے والا مضمون سنایا۔ عزیز اللہ صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا ایک مضمون سنایا۔ عبدالباری احمدی صاحب نے الفضل سے ایک خطبہ پڑھ کے سنایا بعد ازاں شریف منصوری صاحب نے تازہ حالاتِ سفر ربوہ سنائے

ستمبر کا اجلاس

ستمبر کا اجلاس امریکہ میں منعقد ہونے والی کنونشن کے بعد منعقد ہوا یہ پہلا موقع تھا کہ کینیڈا سے اس کثیر تعداد (حاضری ۹۰) میں دوست CONVENTION میں شرکت کے لئے گئے کنونشن میں ہمارے نیشنل امیر خلیفہ عبدالعزیز صاحب نے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ صدر جماعت ٹورنٹو نے ایک اجلاس میں نظم سنائی۔ جنرل سیکرٹری نے ایک اجلاس میں تلاوت کی اسی طرح خدام الاحمدیہ کے ممبران نے بھی والی بال کے میچ کھیلے جس کی تیاری وہ عرصہ دو ماہ سے کر رہے تھے

ستمبر کے اجلاس میں ذکریا ورک نے IMPRESSIONS OF DAY VISIT TO DAYTON پر تقریر کی

اکتوبر کا اجلاس

ماہانہ اجلاسوں میں دوستوں کی دلچسپی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ حاضری اوسطاً ۵۰ افراد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اس عرصہ میں ضرورت کے پیش نظر اپنا LOUD SPEAKER SYSTEM بھی خرید لیا اس کے اخراجات جماعت کے فنڈز سے دئے گئے مگر بعد میں ایک نیک دل مخیر دوست نے اس کی ساری کی ساری رقم ادا کر دی فجزاہ اللہ۔ لاؤڈ سپیکر خریدنے سے جماعت کے اجلاسوں میں وقار پیدا ہو گیا ہے اور اب ہر اجلاس میں یہ لایا جاتا ہے۔

عیدالفطر ستمبر کے مہینہ میں منائی گئی اس کا انتظام حسب دستور آڈیٹوریم میں تھا۔ نماز عید محمد عیسیٰ جان صاحب نے پڑھائی اور بعد میں تواضع کھانے سے کی گئی۔ ۲۰۰ افراد کے کھانے کا انتظام کافی مشکل ہے مگر ہر شخص اس میں شریک ہو کر اس کو آسان کر دیتا ہے۔

نومبر کا اجلاس

اس اجلاس کا آغاز خالد قریشی صاحب نے تلاوت سے کیا اس کے بعد نصیر چوہدری نے کلام محمود سے نظم سنائی سب سے پہلی تقریر محمد عیسیٰ جان صاحب نے کی آپ کی تقریر کا موضوع "کتب حضرت مسیح موعود کی افادیت" تھا۔ آپ نے ۲۰ منٹ تک اس موضوع پر اظہار خیال کیا۔

بعدہٗ محمد ذکریا صاحب نے شبیر احمد صاحب کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ایک تازہ نظم احمدیہ اخبار لندن سے سنائی۔

خلیل احمد چوہدری کی تقریر کا عنوان "دعا کی ضرورت" تھا۔

حبیب اللہ طارق نے "پاکستان میں احمدیت کا مستقبل" پر تقریر کی

سلیم اختر صدیقی نے منصب خلافت اور حضرت خلیفہ اولؓ پر تقریر کی

خوش قسمتی سے سلسلہ کے ایک بزرگ مولانا محمد ارجمند خان صاحب بھی اس اجلاس میں شریک تھے آپ نے بھی دوستوں سے خطاب فرمایا۔ اجلاس کے بعد نماز ظہر اور نماز عصر ہوئیں۔

دسمبر کا اجلاس

ہمارا یہ اجلاس ۷ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوا۔ گزشتہ دو ماہ ڈاک کی ہڑتال کے بعد دوستوں کو ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاع دی جاتی رہی

اجلاس کا آغاز منیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا چوہدری نصیر احمد صاحب نے نظم سنائی۔ محمد حسین صاحب چیمہ صاحب نے "انفاق فی سبیل اللہ" پر تقریر کی۔ اس کے بعد عبدالباری احمدی نے "میں احمدی کیسے ہوا" پر تقریر کی۔ محمد ذکریا ورک نے میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نظم "بخار دل" سے ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد چوہدری نصیر احمد صاحب نے اپنا مضمون سنایا۔ اس کے بعد اعلانات سنائے گئے اس اجلاس میں حاضری ۵۵ تھی۔

دیگر کوائف

۱۔ اگست ۱۹۷۵ء میں محمد ذکریا ورک نے جماعت ٹورنٹو نے ٹورنٹو یونیورسٹی کو جماعت احمدیہ کی کتب تحفہ پیش کی

۲۔ اسی طرح یارک یونیورسٹی کو بھی کتابیں ستمبر کے مہینہ میں دی گئیں ہر دو یونیورسٹیوں نے شکریہ کے خطوط لکھے۔

۳۔ اکتوبر میں وزیر اعظم کینیڈا کے بیٹے کی ولادت پر جنرل سیکرٹری جماعت ٹورنٹو نے جماعت کی طرف سے مبارکباد کا خط لکھا جس کا جواب وزیر اعظم TRUDEAU موصوف نے اپنے دستخطوں سے دیا۔

۴۔ نومبر میں ایک دوست کا نکاح خلیفہ عبدالعزیز نے پڑھایا دسمبر میں انہوں نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ دسمبر میں عیدالاضحیہ بھی منائی گئی۔

۵۔ عرصہ زیر رپورٹ میں "احمدیہ گزٹ" باقاعدہ شائع کیا جاتا رہا

۶۔ مال کی طرف بھی توجہ کی جا رہی ہے۔ سیکرٹری مال نہایت مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ ہر اجلاس میں کئی صد چندہ وصول کیا جاتا ہے دوستوں کو چندوں کی تحریک فون پر تقاریر سے اور احمدیہ گزٹ سے کی جاتی ہے

۷۔ عیدالفطر کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کو لندن انگلستان عید مبارک کی تار Telegram بھیجی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر جزائر فجی میں جلسے

(محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جزائر فجی)

جزائر فجی میں امسال یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ر مارچ کے بجائے ۲۸ر مارچ بروز اتوار منایا گیا کیونکہ ۲۳ر مارچ کو یہاں یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا تھا۔ اس تقریب پر جملہ جماعتوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر جلسے منعقد کئے گئے۔ ان کے انعقاد کے بارے میں فجی ریڈیو سے خصوصی اعلان کیا گیا اور روزنامہ فجی ٹائمز میں دو دفعہ اسی سلسلہ میں اشتہار شائع کرایا گیا۔ اس موقع پر ریڈیو فجی سے خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر تقریر نشر کی جو آٹھ بجے شام کی خبروں کے معاً بعد نشر کی گئی اور سننے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوئی۔

صوا دارالحکومت میں یہ جلسہ حسب پروگرام ۱۱ بجے دن اسلامک سنٹر میں منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع کیا گیا جو مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب نے فرمائی۔ مکرم محمد حنیف کویا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام مکرم محمد لیسین صاحب نے خوش الحانی سے پڑھا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ٹیچر نے تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ ان کے بعد مکرم محمد قاسم صاحب مقبول نے تقریر فرمائی اور علامات ظہور مہدی و مسیح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بیان کر کے ان پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم محمد لطیف مقبول صاحب نے تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالقدوس صاحب نے تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل بیان کئے اور آپ کے ملفوظات پڑھ کر تفصیل سے اپنے بیان کو واضح کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم کارناموں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ قرآن کریم کی صحیح شان اور مقام کے لئے آپ نے بے نظیر خدمات انجام دیں۔ نیز بتایا کہ ہر قسم کے اعتراضات کا نہایت عمدگی سے دفاع کر کے آپ نے اسلام کے حسین چہرے کو روشن کر کے دکھایا۔ آخر میں خاکسار نے احباب کے ساتھ اجتماعی دعا کرائی اور یہ مبارک جلسہ برخاست ہوا۔

خدا کے فضل سے جلسہ گاہ حاضرین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا اور مختلف مذاہب کے احباب نے شمولیت فرمائی اور جلسہ کی رونق کا باعث بنے۔

وفات حسرت آیات

مکرم محمد صدیق صاحب آف لندن حال کوٹلی آزاد کشمیر کی بچی عزیزہ مبشرہ صدیقہ ۱۶ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزہ نے چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا تھا اور سکول کی تعلیم کے ساتھ قرآن کریم باترجمہ پڑھنا شروع کر رکھا تھا۔ سولہویں پارہ تک پہنچی تھی کہ ٹانگ میں درد کی شکایت پیدا ہوئی۔ ابتدائی علاج کوٹلی آزاد کشمیر میں کیا گیا مگر مرض بڑھتا گیا چنانچہ عزیزہ کو پنڈی لیجایا گیا۔ ڈاکٹروں نے کینسر تشخیص کیا اور ٹانگ کو کاٹ دیا تاہم مرض نے دوسری ٹانگ کو آ پکڑا اور دن بدن تکلیف بڑھتی گئی۔ آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر کے آگے کوئی پیش نہ گئی اور عزیزہ ۱۳ر مارچ کو وفات پا گئی۔

عزیزہ بہت نیک اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھی۔ تبلیغ کا انتہائی شوق تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے مطالعہ کا انتہائی شوق تھا۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل اپنی والدہ کو بتایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ آسمان پر میرے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے کہ تم بہت جلد ہماری طرف آنے والی ہو اور خواب کے ایک ہفتہ بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئی۔ عزیزہ مرحومہ مکرم ٹھیکیدار کرم دین صاحب کی نواسی اور مکرم منشی علم الدین صاحب عرائض نویس کی پوتی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ برادرم مکرم محمد صدیق صاحب کی نرینہ اولاد بھی نہیں ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر پانے والی اور خادم دین نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ آمین (محمد الدین شاہد مربی [illegible])

اشاعت اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

(۱) مکرم محمد اسحاق خان صاحب شور حلقہ مزنگ لاہور ۱۰۰۰/-
(۲) " چوہدری نصیر احمد صاحب آف کینیڈا گوجرانوالہ ۱۰۰۰/-
(۳) " حاجی غلام محمد صاحب شاہدرہ ٹاؤن ۵۰۰۰/-
(۴) " چوہدری محمد [illegible] صاحب چک ۸۲ ساہووالہ ضلع شیخوپورہ ۱۰۰۰/-
(۵) محترمہ لیڈی ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ شہر ۱۰۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور میں

۵۷۹ خالی اسامیاں

محکمہ تعلیم پنجاب (کالجیئیٹ برانچ) مردوں کے سیکشن میں ۵۷۹ لیکچراروں کی اسامیاں خالی ہیں۔ مختلف مضامین میں ماسٹرز ڈگری (سیکنڈ ڈویژن) رکھنے والے امیدوار جن کی عمر ۶ر مئی ۱۹۷۶ء کو ۲۱ سے ۲۶ سال کے درمیان ہو ۵۰۰۔۔۵۰۔۔۱۰۰۰/۵۰۔۔۱۲۵۰ (نیشنل پے سکیل ۱۷) نیز پانچ پیشگی ترقیاں۔ آخری تاریخ ۶ر مئی ۱۹۷۶ء (دو بجے بعد دوپہر تک) پاکستانی شہریت رکھنے والے پنجاب میں سکونت پذیر صرف مرد ہوں۔ دیگر شرائط کے لئے دیکھیں نوائے وقت صفحہ ۶ مورخہ ۲۲-۴-۷۶۔ (ناظر تعلیم)

اعلان نکاح

۲ر اپریل بروز جمعہ مسجد فضل لائل پور میں میری بیٹی عزیزہ محمودہ آصفہ بی۔اے، بی ایڈ کا نکاح عزیز محمد صفدر صاحب ولد چوہدری محمد مالک صاحب ضلعدار نہر آف چوہدری والا چک 105/R.B سے بعوض حق مہر مبلغ -/۴۰۰۰ روپے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے پڑھا اور ۴ر اپریل کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔

(غلام مصطفےٰ کاہلوں ریٹائرڈ ٹیکس آفیسر ۱۲۰۔اے گلبرگ کالونی۔ لائل پور)

دعائے خاص کی درخواست

۱۔ ۲ر اپریل ۱۹۷۶ء کے الفضل میں قارئین کرام نے ایک مخلص نوجوان مکرم ظفر احمد صاحب قریشی اور ان کی ہمشیرہ (جن کے دونوں گردے بیکار ہو گئے تھے) کے لئے دعا کا اعلان پڑھا ہوگا۔ اب ان کے بڑے بھائی مکرم رشید احمد صاحب قریشی رحیم یار خان سے مطلع فرماتے ہیں کہ لندن میں گردوں کا اپریشن بفضل خدا کامیاب ہو گیا ہے۔ مکرم ظفر احمد صاحب قریشی کا ایک گردہ اپریشن کے ذریعہ حاصل کر کے ان کی ہمشیرہ کو لگا دیا گیا ہے جن کے دونوں گردے بیکار ہونے کے باعث نکال دیئے گئے ہیں۔ قارئین کرام سے بہن بھائی ہر دو کی کامل اور عاجل صحت کیلئے نیز مکرم ظفر احمد صاحب قریشی کی وطن میں بخیریت مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ ہمارے ایک دوست مکرم غلام احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید بہاولپور ایک عرصہ سے جگر کی سوزش اور یرقان سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ گو پہلے سے کچھ افاقہ ہے مگر ابھی کافی تکلیف اور کمزوری باقی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ ہم بہت سی تکالیف میں مبتلا ہیں ان سے نجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے آمین۔ (راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ۔ بڈھ رانجھا ضلع سرگودھا)

۴۔ خاکسار کی والدہ محترمہ بخار کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گئی ہیں۔ تمام بہن بھائی درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (رشید احمد لاشاری۔ اباڑہ ضلع سکھر)

ہر ماہ رپورٹ باقاعدہ مرکز کو ارسال کرنا قائدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تم خوش ہوا ور خوشی سے اُچھلو کہ خُدا تمہارے ساتھ ہے"

(المسیح الموعودؑ)

رُوحانی جماعتیں آزمائشوں اور ابتلاؤں کے دَور میں سے گزرا ہی کرتی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے مصیبتیں برداشت کرتی اور سختیاں سہتی ہیں اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتی ہیں۔ یہ مصیبتیں، یہ تکلیفیں، یہ نقصانات اور یہ امتحانات ان کی ہمت کو پست کرنے کی بجائے ان کے اخلاص و وفا میں اور زیادہ برکتوں کے باعث بنتے ہیں کیونکہ ان میں ہر لمحہ ان کو خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے نظر آتے ہیں۔ آڑے وقت میں اس کی مدد دوڑتی ہوئی آتی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد، نصرت اور اس کی تائید کے بے شمار جلوے انہیں نظر آتے ہیں۔ تند بد زلزلوں میں سے کامیاب و کامران گزر جاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات دیکھتے ہیں اسلئے وہ ان ابتلاؤں اور آزمائشوں سے گھبراتے نہیں بلکہ مسکراتے اور ہنستے ہوئے بشاشت قلب کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے وہ خدا کے فضل سے اس دَور میں سے کامیابی کے ساتھ گزر جاتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی خاص مدد اور نصرت، اس کی تائید اور پشت پناہی انہیں ہر آن نظر آ رہی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تم خوش ہوا ور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے"!

(تذکرۃ الشہادتین)

پس اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانوں کو دیکھتے ہوئے احسان مندی اور شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے کہیں زیادہ اپنے اموال کی قربانی پیش کیجئے تا اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ فضلوں کو کھینچ سکیں۔

چندہ عام اور حصہ آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر فرمودہ چندے ہیں اور لازمی ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے لازمی قرار دیا ہے۔ اپنی کل آمد پر شرح کے مطابق اِن چندہ جات کی جلد سے جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد)

دُعائے مغفرت

(۱) محترمہ مسرورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن کرڑیانوالہ ضلع گجرات ۱۴ اپریل ۱۹۷۶ء کو پانچ بجے شام انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۵ اپریل کو ان کا جنازہ ان کے صاحبزادگان ربوہ لائے اور حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کی نماز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

مرحومہ نے چار لڑکے، ایک لڑکی اور پچّاس پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، پڑنواسے اور پڑنواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواستِ دعا ہے نیز جملہ پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعتِ احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میری پھوپھی جان محترمہ امۃ السلام بیگم صاحبہ دختر مکرم ملک غلام محمد صاحب مرحوم قصور مل والے بعمر ۵۵ سال مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء کو بوقت پانچ بجے صبح وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے پسماندگان میں سے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں اور مرحومہ کے بھائی مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب ملک پور کھارے تحصیل ننکانہ، ملک عبدالرحیم صاحب نیو سمن آباد لاہور اور ملک عبدالعزیز صاحب سنٹرل فلور ملز قصور ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماوے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

(خاکسار ملک سراج منیر احمد)

(۳) میرے بہنوئی مکرم شیخ امیر علی صاحب ولد شیخ برکت علی صاحب آف سوڈی چک گوجرہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء کو لائلپور ہسپتال میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین قبر پر دعا مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے کرائی۔

مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اپنے پیچھے سات لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار لطیف احمد اکمل
مینیجر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ ربوہ)

شادی کی دو مُبارک تقاریب

ربوہ — اپریل ۱۹۷۶ء کے پہلے ہفتہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور بزرگ اور خادم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کے فرزند مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لنڈن اور صاحبزادی عزیزہ عقیلہ شمس سلمہا کی شادی کی تقاریب عمل میں آئیں۔ ہر دو تقاریب کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز ظہر مکرم منیر الدین صاحب شمس کا نکاح عزیزہ ریحانہ بانو سلمہا بنت محترم عبدالرحیم صاحب لون آف جہلم کے ہمراہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور ایک مختصر اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ نکاح کے اعلان کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

اگلے روز ۲ اپریل ۱۹۷۶ء کی صبح کو بارات ربوہ سے جہلم روانہ ہوئی وہاں تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے اپنی دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی جو آپ نے خاص اس موقع کے لئے کہی تھی۔ آخر میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے محترم مولانا قمر الدین صاحب فاضل نے دعا کرائی اور بارات اسی روز رات کو ربوہ واپس پہنچی۔

۴ اپریل کو بعد نماز ظہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کے مکان واقعہ دار النصر شرقی میں دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی اور دعوتِ طعام کے اختتام پر دعا کرائی۔

(۲) ۴ اپریل کو ہی بعد نماز ظہر عزیزہ عقیلہ شمس سلمہا کی تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی حضور ایدہ اللہ نے ان کا نکاح لیفٹیننٹ نوید سعید صاحب ابن محترم میجر سعید صاحب لاہور کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تقریب رخصتانہ میں بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض منتخب دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مکان کے اندر تشریف لے جا کر عزیزہ عقیلہ شمس سلمہا کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا نیز مکرم منیر الدین صاحب شمس کی دلہن عزیزہ ریحانہ بانو سلمہا کو بھی دعاؤں سے نوازا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کے منجھلے فرزند مکرم فلاح الدین صاحب شمس نے معہ بیگم صاحبہ (جو اپنے دو بھائیوں مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس اور مکرم بشیر الدین صاحب شمس کے ہمراہ امریکہ میں رہتے ہیں) ان ایام میں امریکہ سے ربوہ پہنچ کر شادی کی ہر دو تقاریب میں شرکت کی۔ وہ اب امریکہ واپس جا چکے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کے فرزند اور صاحبزادی کی شادیوں کی تقاریب کو متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

تصحیح

الفضل ۲۰ اپریل کے صٖ۶ پر تقریب شادی کی جو خبر شائع ہوئی ہے اس میں ایک غلطی ہو گئی ہے مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کیمبرلپوری دولہا (شیخ نعمت الرحمٰن صاحب) کے نانا نہیں ہیں بلکہ دادا ہیں۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴